[illegible] — [illegible]
[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] سید الانام افضل الصلوٰۃ [illegible] حسین [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] الصلوٰۃ [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] ہو کر ہندوستان میں آ کے

ادھر میں سکونت اختیار کر لینے سے مسلمانوں کی عام

میں ہوا ہے عرض حال بجناب سرور کائنات علیہ

وفضل الصلوات واکمل التحیات

اسکو

[illegible]

[illegible] کی اجازت سے

[illegible]

[illegible] اور [illegible] کتابیں [illegible]

(محصول ڈاک [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] (حصہ [illegible])

[illegible]

اسلامی تاریخی ناول

(ایک [illegible])

[illegible] اسلامی [illegible] اسلامی اخلاق [illegible]

[illegible]

ناولوں کی تفصیل یہ ہے

[illegible]	(۱۳) [illegible] جنگ کی شام
[illegible]	(۱۴) [illegible]
[illegible]	(۱۵) دریا کی [illegible]
[illegible]	(۱۶) [illegible] کی شہزادی
[illegible]	(۱۷) [illegible]
[illegible]	(۱۸) [illegible]
[illegible]	(۱۹) [illegible]
[illegible]	(۲۰) [illegible]
[illegible]	(۲۱) [illegible]
[illegible]	(۲۲) [illegible]
[illegible]	(۲۳) [illegible]

[illegible] کے ناول

(ایک روپیہ میں)

[illegible] ناولوں [illegible]

[illegible]

[illegible] ناولوں کی [illegible]

(۱) [illegible]	(۱۲) [illegible]
(۲) [illegible]	(۱۳) [illegible]
(۳) [illegible]	(۱۴) [illegible]
(۴) آفتاب کی [illegible]	(۱۵) [illegible]
(۵) [illegible]	(۱۶) [illegible]
(۶) [illegible]	(۱۷) [illegible]
(۷) [illegible]	(۱۸) [illegible]
(۸) [illegible]	(۱۹) [illegible]
(۹) [illegible]	(۲۰) [illegible]
(۱۰) [illegible]	(۲۱) [illegible]
(۱۱) [illegible]	(۲۲) [illegible]

M A LIBRARY, A.M.U.
U35467

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٣٥٤٦٧

شکوہ ہند

بند اوّل

رخصت اے ہندوستاں اے بوستانِ بےخزاں
رہ چکے تیرے بہت دن ہم بدیسی میہماں

آج گو شکوے ہیں لبریز ہم اے خاکِ ہند
ہیں مگر احسان اگلے تیرے سب بجا دل رشاں

تو نے بیگانوں کی خاطر کی یگانوں سے سوا
میہماں تھے ہم پہ بنایا تو نے ہم کو میزباں

تیرے باغوں کی فضاؤں نے دیے دل سے بھلا
شعب بوّان و سمرقند و دمشق و اصفہاں

فصلِ گل میں دیکھ کر جوبن [illegible] اور فراست
تیرے گنگا جل نے جب سے تر کیے کام و زباں

تیرے سرجیون پہاڑوں نے دیا [illegible] سے جدا
[illegible] ہر رسی اور [illegible] مصفے کا سماں

دعوتیں بھولیں سمرقندی و شیرازی تمام
اس قدر الوانِ نعمت کے لگائے تو نے خواں

نقش ہیں دل پر ہمارے سب مدارائیں تری
ہم نہ بھولیں گے کبھی دن تیرے اور راتیں تری

بند دوم

تھی ہماری قوم و ملت رسم و عادت سب جدا
بول چال اپنی الگ تھی اور زباں تیری الگ
ہم میں اے ہندوستاں گو یوں یگانیت نہ تھی
سونپی مہر دولت ہم کو اور طبل و نشاں
ثروت دی حکومت دی ریاست دی ہمیں
حکمیں لیکن نہ آخر تک یہ خاطر داریاں
ہر اپنے مال کا تو ہر طرح تھا اختیار
لے لیں اپنی اسی دم اٹھکے گدی سے زباں
پر گلا یہ ہے کہ جو کچھ اپنا ہم لائے تھے ساتھ
آدمیت کے تھے جوہر جو ہماری ذات میں

رشتہ و پیوند کوئی ...
تجھ سے ہم تھے اجنبی ...
تو نے لیکن اپنی آغوش ...
تو نے بخشے قصر و ایوان ...
شکر کس کس مہربانی ...
جو دیا تھا تو نے وہ آخر کو ...
جس سے چاہا لے لیا اور ...
بھولکر بھی گر زباں پر اسکا آجائے گلا
وہ بھی تو نے ہمسے لیکر کر دیا بالکل گدا
خاک میں آخر دئے اے ہند سب تو نے ملا

ہم میں اور تجھ میں نہ تھا
... ی اور ہم سے تو نا آشنا
... گودوں پر لیا ہم کو بٹھا
... ان ہم کو اور ترتبا نسرا
... کا کریں تیری ادا
... سب رکھوا لیا
... چاہا دیدیا

یاد ہوگا تجھکو جیساں آئے تھے ہم کس شان سے
تجھ کو سو گند اپنے ستا جگ کی نیا ایمان سے

بند سوم

(۱۴) ... (۱۵) دریا کی طغیانی (۱۶) ... کی شہزادی (۱۷) نادر ... ایران
(۳) ... (۴) ... (۵) ...
... ام ... بار ... دری

... نانی فصاحت ہم میں تھی
... وقت جہالت ہم میں تھی
... بھی ہی جس سے دولت وہ شرافت ہم میں تھی
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی عادت ہم میں تھی

شہر یار کاری وحرب ... رکھتے تھے ہم
عزت و غیرت تھی دلیل اپنی شرافت کی مثال
آج خادم ... استحکام اپنا توکل تھا بخت ...

تو مشقت سے نہ مزدوری کی تھی عار — جو بزرگی تھی مشقت کی بدولت ہم میں تھی

شتربانی سے پہنچے تھے جہانبانی تلک — اسلیئے باقی شتربانوں کی خصلت ہم میں تھی

جو نشان اقبالمندی کے تھے وہ سب ہم میں تھے — تعصبِ دینی ہم میں تھا قومی مودت ہم میں تھی

گھر ہمارے وقف مہمانوں پہ تھے — یثربی مہماں نوازی و ضیافت ہم میں تھی

[illegible] وقف تھے ہم تیرے اے ہندوستاں — احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم میں تھی

چھین لی سب ہم سے یہاں شانِ عرب آنِ عجم
تو نے اے غارت گرِ اقوام و اکّال الامم

بند چہارم

آئے تھے اے ہند یہاں ایسے ہی ہم [illegible] — ہے عرب کو جنسے ننگ اور ہے عجم کو جن سے عار

ہم انہیں اسلاف کے معلوم ہوتے ہیں خلف — جنکی تھی محکوم نسلِ رستم و اسفندیار

ہم انہیں بابوں کے بیٹے تجھکو آتے ہیں نظر — جنکی جولانگاہ تھی تاتار سے تا زنجبار

ہیں یہیں اے آریاورت ان سواروں کے سپوت — جنکی دوڑوں سے ہیں واقف تیرے دشت اور کوہسار

ہم سدا سے خاکسار ایسے ہی تھے اے خاکِ ہند — اڑتی پھرتی تھی زمانے میں یہی مشتِ غبار

تھیں یہی شکلیں ہماری تھا یہی رنگ اور روپ — تھی یہی سیرت ہماری تھا یہی اپنا شعار

گر سلف تھے کچھ ہمارے زندہ ہو کر اب یہیں — آئے انکو نسبت اور قرابت سے ہماری انکو عار

سیرتیں تو نے بدل ڈالیں مسخ کر دیں صورتیں — آبرو تو نے ڈبو دی کھو دیا تو نے وقار

کر دیا شیروں کو تو نے گوسفند اے خاکِ ہند — جو شکار افگن تھے آکر ہو گئے یہاں خود شکار

نکہتیں [illegible] ہمکو آئی تھیں [illegible] — آ کے تجھ سے یہاں چمن اپنا چھوڑ کر [illegible]

مٹ گیا اقبال ہم کو [illegible] رفتہ رفتہ آئیگی
ہمکو تو اے خاکِ ہند آخر یہ نہیں کہنا تھا [illegible]

بند پنجم

تکتے ہیں اب یہی آنکھوں سے صبح و شام ہم
جو دلا راتوں کا سمجھے تھے تری انجام ہم

توڑ ڈالے جلد تو نے عہد اور پیمان سب
بے وفا سنتے تھے ہیچ اے ہند تیرا نام ہم

دیتا یکدم دغا ہی جو یہاں نہیں رہتا عزیز
سنتے ہیں دیوار و در سے تیرے یہ پیغام ہم

بے حقیقت دنیا میں ہیں وہ ہم پہ چھپ جاتے ہیں سب
کیا زمانہ میں ہمیشہ تجھ پہ یوں ہی تھیں پڑا

سب کو ہو جاتا ہے ناکامی کا پہلے ہی یقیں
اٹھتے ہیں کرنے کو جب ہمت کا کوئی

تو نے دیکھا تھا کبھی اسلامیوں کا حال یہ
کیا عرب سے لیکے نکلے تھے یہی اسـ

بس زیادہ پینے سے اپنے کیا حاصل تجھے
پس چکے اے آسیائے گردش ایا

شکوہ قسمت کا ہے جو یہاں کھینچ کر لائی ہمیں
تجھ کو اے ہندوستاں کس منہ سے دیں الزام ہم

پھر گئی ہوتی اگر تیری فوج یونان جس طرح
کاش پھر جاتے یونہیں در سے ترے ناکام ہم

رہتے قانع اپنی محنت اور مزدوری پہ کاش
آگے یہاں پاتے نہ ذوق راحت و آرام ہم

دشمن اپنا ہو گیا سود اے مال و جاہ حیف
حرص نے طعمہ کی شیروں کو کیا روباہ حیف

بند ششم

وہ مسلمانوں کی ہر بازی میں سبقت کیا ہوئی
وہ حجازی غیرت اور مکی حمیت کیا ہوئی

ہم مسلمانوں سے ہی اے ہند ننگ اسلام کو
تھا لقب خیر الامم جسکا وہ امت کیا ہوئی

جی کسی کی عزت افزائی سے خوش ہوتا نہیں
دل گواہی جسپہ دیتا تھا وہ عزت کیا ہوئی

دہر میں دولت علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں
حق نے پوری کی تھی جو ہم پر وہ نعمت کیا ہوئی

مال و منال و سلطنت اگر آنی جانی چیز تھی
جو ہمیشہ رہنے والی تھی وہ دولت کیا ہے

قریہ قریہ تیرے علم و فضل سے معمور تھا
جس نے مغرب کو کیا مشرق وہ سورج کیا ہوا
کوہ و دریا جنکے ہوتے تھے نہ ہرگز سدِّ راہ
کوئی مشکل ہمکو میداں سے ہٹا سکتی نہ تھی
ہوگی اے ہندوستاں آمد ہماری تجھکو یاد

اب وہ اے اسلام تیری خیر و برکت کیا ہوئی
جس سے گھر گھر بنگیا یوناں وہ حکمت کیا ہوئی
وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ عزیمت کیا ہوئی
وہ ثبات اور پائداری اور وہ ہمت کیا ہوئی
وہ مسلمانوں کی ہیبت اور وہ عظمت کیا ہوئی

وہ بر و دوش اور وہ سینے پہلوانی کیا ہوئے
وہ قد و بالا وہ چہرے ارغوانی کیا ہوئے

بند ہفتم

جب تلک اے ہندوستاں ہندی نہ کہلاتے تھے ہم
اپنی خود کرتے تھے عزت گر نہ کرتا تھا کوئی
حاجتیں ہوتی تھیں جو اپنی روا کرتے تھے آپ
تھے اُسے نعمای سلطانی سے بہتر جانتے
تھے نہ کرگس و زغن کی طرح ہم مُردار خوار
تھی اولوالعزمی و ہمت اپنی مفتاحِ ظفر
جب کبھی جس کام کی خاطر جدھر منہ اُٹھ گیا
جی چُراتے تھے نہ مکروہاتِ عالم سے کبھی
اسپِ تازی کی طرح تھی قوم تازی بھی غیور
ہے حقیقت کو ہماری اک زمانہ جانتا

کچھ ادائیں آپ میں سب سے جدا پاتے تھے ہم
سر جو اک فرعون کے آگے نہ نہوڑاتے تھے ہم
ہاتھ آگے میر و سلطاں کے نہ پھیلاتے تھے ہم
اپنی محنت سے اگر نانِ جویں کھاتے تھے ہم
تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کر لاتے تھے ہم
چار سو راہیں معیشت کی کھلی پاتے تھے ہم
پھر پلٹ کر وہاں سے خالی ہاتھ کم آتے تھے ہم
اور خلافِ چرخ و دوراں سے نہ گھبراتے تھے ہم
جب کوئی بڑھتا تھا سینہ تلملا جاتے تھے ہم
سرد ہو جاتے تھے سب جب تن کے گرماتے تھے ہم

حال اپنا سخت عبرتناک تو نے کر دیا
آگ تھے اے ہند ہم کو خاک تو نے کر دیا

بند ہفتم

اگر نہ نعمت دل ہمارا شاد ہاں ہوتا نہ تھا
ساتھ دسترخوان پر گر میہماں ہوتا نہ تھا

گر لئے تھے میہماں ہمارے یہاں حضر میں آتا تھا
تنگدل مہماں سے کوئی میزباں ہوتا نہ تھا

کوئی پیچھے بھی طفیلی لے کے آتے خوان کا تھا
عسرت افلاس میں بھی لطف خوان ہوتا نہ تھا

بھیجتے بچوں کو بھوکا اپنے مہماں کے لئے
خرچ سے گھر کے سوا کھانا جہاں ہوتا نہ تھا

مسافروں کے لئے ایک ایک گھر مہمانسرا
ہمکو کچھ غربت میں فکر آب و ناں ہوتا نہ تھا

مہمانوں کو تھے اپنے گھر کی برکت جانتے
ٹھہرنا مہماں کا برسوں گراں ہوتا نہ تھا

مہمانی تھے کہ کہتے تھے اُس پر فدا تھا میزباں
جو کہ مہماں تھے اپنے مہرباں ہوتا نہ تھا

ہم ہمیشہ اک زمانہ میں ہمسایوں کے رہتے تھے سپر
دشمنوں سے اپنے انکو خوف جاں ہوتا نہ تھا

اُنکے بچے خیمے جا جا کر کرتے تھے ہمسایوں کی ہوا
فقر و فاقہ انکا خلقت پر عیاں ہوتا نہ تھا

پیٹ بھر لیں اپنا اور ہمسایہ فاقہ سے رہے
اتفاق آگے یہ اُٹھے ہیں ساز و ستاں ہوتا نہ تھا

یوں نہ ہمجنسوں سے کرتی تھیں ابھی کچھ بھی زیاں
تو نے اپنی بھی سکھا دیں ہمکو تنہا خوریاں

بند ہشتم

جس سے کرتے تھے محبت پیار کرتے تھے ہم
جس سے ہوتی تھی شکایت برملا کرتے تھے ہم

شکوہ ہوتا تھا تو اکثر منہ پہ کہدیتے تھے ہم
شکر کرتے تھے تو غیبت میں سوا کرتے تھے ہم

دوست بناتے تھے جسکو اس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہد دل کو وفا کرتے تھے ہم

جنکو ہم جانتے تھے ساتھی انکا ہم دیتے تھے ساتھ
رنج و راحت میں شریک انکے رہا کرتے تھے ہم

گر نہ تھے ملتے بیماری میں انکے واسطے فکر سا تھا
انکی بیماری میں تدبیر اور دوا کرتے تھے ہم

کام میں یاروں کے اپنے کام سب دیتے تھے چھوڑ
یار کوئی مر گیا اپنے سے بچھڑ جاتا تھا جب
سنتے تھے اپنے بڑوں کا جن سے پیار اور اتحاد
دشمنوں کی زد میں دیتے تھے نہ آنے ہمکو دوستا
آج وہ کام آ گئے اپنے کل ہم انکے آئے کام

اس میں ترک و تتار اور زمیں تک تھا کرتے تھے ہم
یار کی اولاد پر جانیں فدا کرتے تھے ہم
انکی نسلوں سے وہی رشتہ ادا کرتے تھے ہم
ٹوک دیتے تھے یہاں جب کچھ خطا کرتے تھے ہم
الغرض باہم سلوک ایسا کیا کرتے تھے ہم

تو نے اے ہندوستاں کھو دیں کہاں وہ یاریاں
یاریاں ہم میں رہیں باقی نہ وہ غمخواریاں

بند دہم

تیرے سایہ سے رہے اے ہند جبتک شاد و ہم
ملگیا جو ہم میں آ کر پھر نہ تھے ہم پوچھتے
ملت بیضا نے قوموں کی مٹا دی تھی تمیز
ایک رنگت میں اخوت کی تھی سب رنگے ہوئے
زنگی و خوارزمی و تاتاری و مازندری
گو سدا آپس میں لڑتے اور جھگڑتے تھے مگر
فرق رکھا تھا نہ دس میں کچھ اسلام نے
حق خلیفہ کا نہ تھا اس میں رعیت سے سوا
ٹوک دیتا تھا سر دربار بڑھ کر ایک غلام
شوکت دنیا میں کسی کو شوکت نہ تھی کوئی پسند

اپنی یکرنگی رہی ضرب المثل بین الامم
روم ہو یا ترک ایران ہو عرب ہو یا عجم
تھے بلال و جعفر و سلمان برابر محترم
اسود و احمر تھے جو اسلام کے زیر علم
ایک دستر خوان پر کھاتے تھے سب ملکر بہم
وقت جب پڑتا تھا آ کر ایک ہو جاتے تھے ہم
تھے برابر نفقہ و کسوت میں آقا اور خدم
جمع بیت المال میں ہوتی تھی جو آ کر رقم
گر کہیں بے راہ اٹھ جاتا تھا حاکم کا قدم
ملک سے لیکر نہ پاس آتا تھا اپنے کبھی ہم

صحبتوں میں تکیہ و مسند کا آئیں کچھ نہ تھا
مجلسوں میں امتیاز صدر و پائیں کچھ نہ تھا

بند پانزدہم

راستبازی میں ہماری لوگ تھے بے نظیر
فرد تھے پاس سخن میں قوم کے برنا و پیر

دوست دشمن کو ہمارے قول پر تھا اعتماد
دے چکے جب ہم زباں پھر تھی وہ پتھر کی لکیر

کتنے شفقہ بھی ہم میں بد اطوار بھی اوباش بھی
تھا سخن کا اپنے لیکن پاس سب کو ناگزیر

کوئی بد عہدی سے بڑھکر تھا نہ عیب انکے لئے
حق جنھیں کرتا تھا ہم میں وارث تاج و سریر

جیسے رہزن اور لٹیرے تھے ہمارے راستباز
پاسبانوں میں نہیں پاتے ہم آج انکی نظیر

دل میں کچھ ہو اور زباں پر کچھ یہ خاصیت نہ تھی
خاک میں اس سرزمیں کی جس سے تھا اپنا خمیر

جنگ ہوتی تھی تو برملا ہوتی تھی صلح تھی تو بے ریا
ہمکو زہر آتا نہ تھا دینا بنا کر جام شیر

سنتے تھے جو کہہ بیٹھتے تھے کر دکھاتے تھے وہی
ہے گرجکر پھر برستا جس طرح ابر مطیر

چھاؤنیں میں ہم چلاتے تلواروں کی کہتے ہم حق
غالب آتا تھا نہ ہم پر خوف سلطان و امیر

پھر ہوا جب تک ہمنے ملجا و ماوے تجھے
راستبازی ہو گئی اے ہند ہے گوشہ گیر

کر دیے تو نے تمام اسلام کے ارکان سست
ہو گئے بودے ہمارے عہد اور پیمان سست

بند دوازدہم

مشرق سے تا غرب جب عالم میں تھا قحط الرجال
تھی ہماری قوم میں ارزانی اہل کمال

علم و حکمت نے ہماری آنکر لی تھی پناہ
روم اور یونان پہ جب چھا گیا جہل و ضلال

جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں گھاٹا یونہیں
جیسے اب لکھے پڑھے ملتے ہیں ہم میں خال خال

تھی نہ استدلال - یا توجیہ - یا تحقیق حق
تھی یہی اکثر ہماری مجلسوں میں قیل و قال

شرک میں وحشت رہی تھی اور نہ جہل اعراب میں
دین نے جھاڑ دیا تھا اسکو کانٹا سا نکال

علم بھی جاتا تھا جاتے تھے جہاں ہم ساتھ ساتھ
سیم و زر کم چھوڑ کر جاتے تھے ہم میراث میں
خلق کرتی تھی ہماری ریس ہم در راہ میں
آج جس علم و ہنر سے ہی جہاں بزم دہر
تھی ہماری دولت اے ہندوستاں فضل و ہنر

علم نے اسلام سے باندھا تھا پیمان وصال
تھی کتاب اپنی بضاعت اور ادب تھا اپنا مال
کر دیا تھا علم نے سب کے لئے ہم کو مثال
ہم نے بنیاد اسکی دی تھی پیشتر دنیا میں ڈال
آگیا تیری بدولت اپنی دولت کو زوال

ہم کو ہر جوہر سے یوں بالکل مُعرّا کر دیا
تو نے اے آب و ہوائے ہند یہ کیا کر دیا

بند سیزدہم

ہم نے یہ مانا کہ جب گلشن میں ہو فصل خزاں
ہو خلف پر ابر جب چھایا ہوا ادبار کا
ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی
بزم کو برہم ہوئے مدت نہیں گذری بہت
کہہ رہے ہیں نقش پائے رہروان اے خاک ہند
گو ابھی ہے رفتہ رفتہ یاد ایام سلف
بھول جائیں گے کہ تجھ کن البول کے آدم تھے
پر زمانہ میں ہیں گے تا قیامت یادگار
ماجرا ہوگا ہمارا عبرت اوروں کے لئے
مانیے جس طرح رہتا ہے سیاہ پیراہن [illegible] رد و در

ہے ابھی ہی چھڑی وہاں عہد گل کی داستاں
پھر سلف کی شان و شوکت کیجے کس منہ سے بیاں
بھول جائے رات کا سب ماجرا ہوتے ہی سماں
اٹھ رہا ہے گل سے شمع بزم کے اب تک دھواں
یہاں سے گذرا ہے ابھی اک با تجمل کارواں
دل سے چھوڑیگی اٹھا کر گردش دور زماں
لوٹ کر آئے کہاں سے اور جائے گا کہاں
جو کئے برتاؤ تو نے ہم سے اے ہندوستاں
[illegible] جائینگے بہت سنکر ہماری داستاں
[illegible]

برکتیں یہاں چھوڑ کر ہم اپنی دنیا سے گئے [illegible]
ہم نہ [illegible]

عرض حال

بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اسکا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کے
وہ عرضۂ تیغ جہلا و سفہا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ درا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو جاہل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

یاں راگ ہے دن رات تو واں رنگ شب و روز
یہ مجلس اعیاں ہے وہ بزم شرفا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

ہے دین کی، دولت سے بہا، علم سے رونق
بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے

شاہد ہے اگر دین تو علم اسکا ہے زیور
زیور ہے اگر علم تو مال اسکی جلا ہے

جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یہاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

جس قصر کا تھا سر بفلک گنبدِ اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اسمیں صدا ہے

بیڑا تھا نہ جو بادِ مخالف سے خبردار
جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اسکے ہوا ہے

وہ روشنیٔ بام و درِ کشورِ اسلام
یاد آج تلک جسکی زمانے کو ضیا ہے

روشن نظر آتا نہیں وہاں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے

عشرتکدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے

چاؤش تھے للکارتے جن رہگزروں میں
دن رات بلند ان میں فقیروں کی صدا ہے

وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کی اب رو بقفا ہے

جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حِکم کی
اب علم کا وہاں نام نہ حکمت کا پتا ہے

کھوج انکے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے

تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے
اب خوف ہے ذلت سے دلوں میں نہ رجا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانہ کا نہ قسمت کا گلا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے

کی زیب بدن جسنے ہے پوشاک کتاں کی
اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے

درکار ہے یہاں معرکہ میں جوشن و خفتاں
اور دوش پہ یاروں کے وہی کہنہ ردا ہے

دریائے پر آشوب ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھ کے گھوڑ ناؤ پہ یہاں [illegible]

ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی یہاں مفت
وہاں قافلہ سب [illegible]

یہاں رکتے ہیں سودے کو درم [illegible]
اور [illegible]

[illegible]
بیڑا [illegible]

[illegible]
[illegible]

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا — جب تو نے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے
صدمہ ترے دنداں کو پہنچا ہے جن سے کہ پہنچا — کی اُن کے لئے تو نے بھلائی کی دعا ہے
کی تو نے خطا عفو ہے اُن کینہ کشوں کی — کھانے میں جنھوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے
سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم — ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری — منقول انہیں سے تری مدحت و ثنا ہے
بدتر تو نہیں ہے جبکہ یہ اعدا سے ہیں اپنے — اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں — خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
امت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن — دلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے — وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے
ہر چپقلش دہر مخالف میں ترا نام — ہتھیار جوانوں کا ہے پیروں کا عصا ہے
جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی — وہ خاک ہمارے لئے دارو ہے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف — اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت — کعبہ سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا — اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے — نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ — اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی — ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے
خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں — پر فکر ترے دین کی عزت کا سدا ہے
گر دین کو جوکھوں نہیں ذلت سے ہماری — امت تری ہر حال میں راضی برضا ہے
عزت کی بہت دیکھ لیں دنیا میں بہاریں — اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلت میں مزا ہے
ہاں حالیؔ گستاخ نہ بڑھ حد ادب سے — باتوں سے ٹپکتا تری صاف گلا ہے
ہیں اہل نظر کشور توحید کے والی — یاں جنبش لب خارج از آہنگ خطا ہے

۳۵۲۶۷

فتح [illegible] - قیمت ۱۲؎

[illegible] کے [illegible] ناول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ناول [illegible]
[illegible] اُردو زبان کا
[illegible] پہنایا گیا ہے

پچیس عاشقانہ ناول

(ایک روپیہ میں)

آج کل کا نام (ناول بازی) ہے ان ناولوں میں عشق و محبت کے جذبات [illegible] ہیں یہ ناول نہایت ہی زیادہ دلکش اور پرلطف [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

ناولوں کے نام تفصیل ذیل ہیں

(۱) [illegible]	(۱۳) [illegible]
(۲) [illegible]	(۱۴) [illegible]
(۳) [illegible]	(۱۵) [illegible]
(۴) [illegible]	(۱۶) [illegible]
(۵) [illegible]	(۱۷) [illegible]
(۶) [illegible]	(۱۸) [illegible]
(۷) [illegible]	(۱۹) [illegible]
(۸) [illegible]	(۲۰) [illegible]
(۹) [illegible]	(۲۱) [illegible]
(۱۰) [illegible]	(۲۲) [illegible]
(۱۱) [illegible]	(۲۳) [illegible]
(۱۲) [illegible]	(۲۴) [illegible]

(۲۵) [illegible]

جوش ترکی - قیمت [illegible]

[illegible] جوش [illegible] انگیز [illegible] اسلام کی [illegible]
[illegible]

[illegible] شہزادہ - قیمت ۸؎

ترکی کے ایک نامور ناول نویس [illegible] کے جادو نگار قلم کا [illegible] انگیز [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] نکاح ہو جانا [illegible] ایسے حالات [illegible] پاکیزہ اخلاق [illegible] یہ ناول [illegible] کے قابل اور نہایت ہی زیادہ [illegible] اور پرلطف ہے۔

نئی دنیا کے اسرار - قیمت [illegible]

انگریزی کے ایک نہایت ہی پرلطف اور پراسرار ناول کا بامحاورہ اور معنی خیز ترجمہ مصنف نے اس ناول میں اپنی جادو نگاری اور [illegible] کی ساری طاقت ختم کر دی۔ اس سے شمالی امریکہ کے [illegible] مقامات کے [illegible] [illegible] [illegible] تعجب خیز [illegible] اور [illegible] [illegible] دیکھنے کے قابل ہیں۔ انگریزی ناول اردو میں بہت سے ترجمہ ہوئے ہیں۔ مگر ان [illegible] ناول [illegible] ہے۔

ترکی کا [illegible] - قیمت ۱۲؎

ترکوں کے جوش [illegible] اور [illegible] اور انکے [illegible] کرنے کی [illegible] اس مضمون کی کوئی کتاب [illegible] سوا اردو زبان میں نہیں ہے

[illegible] - قیمت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ں

ی محمد اسمٰعیل خاں رئیس نادلی۔ اس کتاب میں
پرورش کرنے کے وہ طریقے بیان کئے گئے ہیں
سے یورپ کے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں
انڈے بھی اُن سے بہت سے کام نکالتے ہیں۔
سے بعض انگریزوں کے ہیں اور بعض ہندوستانی لوگ
ری مثالیں ایسی ہیں جو محض ناواقفیت اور لا
دہ سے مرغی کا زمانہ سے حاصل ہوا ہے بہت حال
حاصل کرتے ہیں حالانکہ مرغیوں کا پالنا ایک ایسا کام ہے
لیے سرمایہ سے شروع ہو سکتا ہے اور اگر اس کام کو
اس فن کی پوری واقفیت سے ساتھ کیا جاوے
ہزاروں روپیہ کا نفع ہو سکتا ہے انگریزی زبان
بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اردو میں اس فن پر
۔ یہ کتاب مصنف نے انگریزی اور ہندی زبان کی
مدد سے تیار کیا ہے اور اپنے ذاتی تجربے بھی جا بجا
اس میں درج کر دیئے ہیں۔ اس میں مرغیوں کی
کے خواص اور فوائد اُن کی قسمیں۔ انکی پرورش
کے قاعدے۔ اُن کی غذائیں۔ انکی بیماریوں
دور کرنے۔ انکی نسل لینے اور نسل کی حفاظت
۔ انکے بچوں اور انڈوں اور مادہ کی تمیز کرنے
اور گرمی سے محفوظ رکھنے۔ اُن کو تجارت کے لئے
مرغیوں کو موذی جانوروں سے بچانے۔ انکے لئے
ان تیار کرنے۔ انڈوں کی نسبت یادداشت
مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ ان مضامین کے
ساتھ ان آلات کا بھی ذکر ہے جو انڈوں
سے بچے نکلوانے کے لئے زمانہ حال میں ایجاد
۔ مضامین کی توضیح کے لئے بہت سی تصویریں
بنائی دی گئی ہیں قیمت صرف ۸ /

یات جاوید

محمد خاں مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علیگڈھ
مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی
سے جسکی ایک مدت سے تمام ہندوستان
اور اسکے شائع ہونے کا ہر شخص منتظر تھا۔
ترتیب و ضخامت کی کتاب ہے۔ فاضل
ں کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔
سید مرحوم کی زندگی کے تمام حالات اور

[illegible]
کے ساتھ درج کیا ہے۔ اردو [illegible]
کی ترقی کے اسباب سر سید کا ریفارم [illegible] ملکی اور قومی
خدمات اور آپ کی رفارمیشن سر سید کی مخالفتوں کا بیان
اور انکے اسباب [illegible] قبولیت کی ترقی
ہوئے۔ سر سید کی خصائل و شمائل اوضاع و عادات
اخلاق و فضائل اور مذہب پر نہایت تفصیل سے بحث
کی ہے۔ آخر میں ایک مفصل فہرست اُن اعلام
اور اعلام کی حروف تہجی کی ترتیب سے [illegible]
میں آئے ہیں۔ پھر چند ضمیمے ہیں۔ [illegible]
کا نسب نامہ۔ دوسرے [illegible]
کی فہرست [illegible]
جو [illegible] رسالہ اسباب بغاوت ہند [illegible]
دو سر سید کی زندگی میں نایاب ہو گئے تھے اور دوبارہ
چھپا پانچویں ضمیمہ [illegible]
مضمون تفسیر القرآن کے [illegible] درج کیا ہے جو رسالہ
معارف میں شائع ہوا تھا۔ کتاب کے اول [illegible]
کتاب کی مفصل فہرست اور ایک [illegible]
سر سید مرحوم کی ہے جو اُن کی سب سے آخری
چھپائی لکھائی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ [illegible]
قیمت صرف [illegible] ہے۔

دیوان حالی

ہندوستان کے ملک الشعرا مولانا خواجہ الطاف حسین
حالی کا بے نظیر دیوان جس کے مقدمہ میں شاعری کی
اہمیت اور حقیقت پر [illegible] بحث کی گئی ہے
پھر مولانا کے جدید طرز کے اشعار [illegible] شامل
کیا گیا ہے۔ یہ اردو میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ ضخامت
(۲۴۰) صفحے نہایت اعلیٰ چھپائی۔ عمدہ لکھائی نفیس
کاغذ۔ قیمت [illegible]

یادگار غالب

یعنی مرزا غالب مرحوم کی سوانح عمری اور اُن کی تصنیفات
نظم و نثر پر ریویو مصنفہ مولانا خواجہ الطاف [illegible]
ضخامت [illegible]
[illegible]
مرحوم کی ایک نہایت [illegible]
قیمت صرف [illegible]

CALL No. { ۸۱۱۶۲۹۱ / ۱۴۲۷ ق ج ACC. No. ۳۷۵۹۱۷

AUTHOR

TITLE

Date	Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.